Some of the Pakistani Teachers in Sierra Leone, on leave at Rabwah, are seen with some officials of Tahrik-i-Jadid.

یون مشن کے سکولوں کے بعض
ستانی اساتذہ جو رخصت پر پاکستان
ے ہوئے تھے تحریک جدید کے دفاتر کے
ے اساتذہ کے ساتھ تحریک جدید کے
عض کارکنان بھی کھڑے ہیں

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا

حضرت مسیح موعودؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

سہ ماہی تحریک جدید ربوہ

شوال ۱۳۸۹

فتح ۱۳۴۸

دسمبر ۱۹۶۹

ایڈیٹر

نسیم سیفی

Presentation of Islamic literature to non-members is one of the important aspects of putting across our message. Here in this picture, Maulana M. Ismail Munir is seen presenting books to the Mayor of Port Louis for the Library of the Capital of the country.

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر پورٹ لوئی
ے میئر کو ملک کے دارالخلافہ کی لائبریری کے لئے
کتب پیش کر رہے ہیں

اپنے لاڈلے کے درخشاں مستقبل کے لئے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچپن کی اپنائی ہوئی عادتیں ہمیشہ کے لئے نقش ہوجاتی ہیں۔
اس لئے ہمیشہ اپنے بچے کو ایسے سبق دیجئے جو آئندہ اس کے لئے ترقی اور
کامیابی کا باعث بنیں۔
بہتر مستقبل کے لئے اپنے بچے کا سیونگز اکاؤنٹ UBL میں
کھلوایئے اور بچت کا سنہری سبق دیجئے۔

پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں۔ بیرونی شاخیں:۔ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، بحرین، العین، ابوظہبی اور دوبئی۔
لبنان اور سوئٹزرلینڈ میں ذیلی ادارے ۔ کراچی، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں کمپیوٹر بیورو ۔ لاہور اور چٹاگانگ میں سٹاریات کے مخصوص مراکز۔
دی یونین بینک لمیٹڈ ۔ یونائیٹڈ بینک کا ایک ذیلی ادارہ۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

فتح ۱۳۴۸ھ

(دسمبر ۱۹۶۹ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ: دو روپے ۵ فی پرچہ: بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے!

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی بیس تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

ترتیب

- انوار اور کھیلیں (اداریہ) صـ
- شہادتِ فاطمہ (اقتباس) ۴
- ایک شعر ۴
- شذرات ۵
- کاروان اسلام — (تحریک جدید کی خبریں) ۹
- کلجگ (نظم) ۱۴
- فیجی کے لوگ ۱۵
- سرِ نہاں (نظم) ۱۹
- جماعت احمدیہ نائیجیریا کی اکیسویں مجلس شوریٰ ۲۰
- اشتہارات ۲۲

پبلشر:۔ عبداللطیف خان

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان ربوہ۔

تاریخ اشاعت:۔ ہر ماہ کی پانچ تاریخ۔

طالبِ دُعا:۔ نور الدین خوشنویس ربوہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۱

فتح ۱۳۴۸ھ ش

(دسمبر ۱۹۶۹ء)

اِدارِیَہ

اتوار ـــــ اور کھیلیں

بائیبل کی کتاب پیدائش کے دوسرے باب کی دوسری آیت میں لکھا ہے کہ خدا نے ساتویں روز اپنا کام ختم کیا اور ساتویں روز اس نے آرام کیا۔ اوّل تو خدا کے آرام کرنے کا مطلب ہی سمجھ میں آنا مشکل ہے لیکن اگر اس بات کو اَور بھی اُلجھا دیا جائے تو سوائے اس کے کہ بائیبل کے ماننے والوں میں جھگڑے ہی جھگڑے پیدا ہوں اَور کیا ہو سکتا ہے۔

ساتواں روز کونسا ہے ہفتہ کہاں سے شروع کیا جائے اور کہاں ختم کیا جائے۔ اور پھر ساتویں روز آرام کس طرح کیا جائے۔ اس دن کیا کچھ کیا جانا جائز سمجھا جائے اور کیا کچھ ناجائز یہ تمام باتیں عیسائیوں میں اَب نزاع کا باعث ہیں بعض لوگ ساتواں دن اتوار کو مانتے ہیں اور بعض ہفتہ کو۔ ایک فرقہ اپنے آپ کو کہلاتا ہی ہفتہ واری ہے۔ (Seventh Day Adventist) ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنا یہ نام اِس لئے رکھا ہے تا لوگوں کو پتہ چلے کہ تخلیقِ کونین کے بعد کس روز خدا نے آرام کیا تھا اور تا دُنیا بھی اس دن آرام کرے۔

کچھ عرصہ ہُوا "فری چرچ آف سکاٹ لینڈ" نے ایک بیان جاری کیا تھا کہ ملکہ الزبتھ (ملکۂ انگلستان)، اسکی والدہ اور اس کی ایک چچا زاد بہن نے ڈیوگ آف ایڈنبرا کو اتوار کے روز پولو کھیلتے دیکھا ہے۔ اوّل تو ڈیوک نے پولو کھیل کر غلطی کی لیکن خیر وہ تو کھیلے ہی سہی ملکہ چونکہ عیسائیت کی محافظ ہے اس نے انہیں کھیلتے ہوئے دیکھ کر ایسی فاش

غلطی کی ہے کہ اس سے انگلستان کے تخت کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ لندن کے ایک کثیر الاشاعت اخبار "ڈیلی مرر" نے اس بیان پر ایک ایڈیٹوریل لکھا اور فری چرچ آف سکاٹ لینڈ کو خوب خوب سُنائیں۔ ایڈیٹوریل میں کہا گیا تھا برطانیہ میں کون ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اتوار کے دن کرکٹ کھیلنا جُرم ہے یا کون ہے برطانیہ میں ایسا شخص جو یہ سمجھتا ہو کہ سبت کے دن پولو کھیلنا جُرم ہے۔ اور ایڈیٹر نے خود ہی جواب دیا "بہت ہی کم لوگ"۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے خیالات اتنے ہی بوسیدہ اور دُور از کار ہیں جتنا کہ بنی فارتھنگ کی بائیسکل۔

مزید اس اخبار نے لکھا ہے کہ اتوار کو دلچسپ بنانا ہرگز کوئی جُرم نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ کھیل کود جس سے صحتِ جسمانی کو فائدہ پہنچتا ہو رُوحانی اقدار کی نفی کے مترادف ہے، بے معنی بات ہے اور وہ بھی فرسودہ سی بے معنی بات۔ کوئی وجہ نہیں کہ اتوار کو جس روز کہ لاکھوں مزدوروں کو چھٹی ہوتی ہے سب سے زیادہ غیر دلچسپ دن بنا دیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹوریل کی دلیل نہایت مناسب ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو اس میں اسلامی رُوح جھلکتی ہے۔ اسلام کسی دن کی بھی اِس طرح تعیین نہیں کرتا کہ اس دن تمام دلچسپیاں حتّٰی کہ کھیلیں بھی بند کر دی جائیں۔ اسلام نے تو اس سے بھی آگے قدم اُٹھایا ہے اور رُوح کے ساتھ جسمانی صحت کا بھی خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔ گویا کہ کھیلوں کو زندگی کا لازمی جزو قرار دے دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ادیان باطلہ کے پیروکار اپنے اپنے مذاہب کی خامیوں سے گھبرا کر جب کوئی صحیح قدم اُٹھاتے ہیں تو وہ خدا کے فضل سے اسلام ہی کی طرف انہیں لانے کا باعث بنتا ہے۔

"تحریکِ جدید" کا سالنامہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر ماہنامہ "تحریکِ جدید" کا سالنامہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ العزیز اِس سالنامہ کو تبلیغی ضروریات کے لئے مفید طریق پر استعمال کیا جا سکے گا۔

مشتہرین حضرات مینجنگ ایڈیٹر سے رابطہ قائم کریں۔

پتہ:۔ مینجنگ ایڈیٹر "تحریکِ جدید"۔ ربوہ

اقتباس

شہادتِ قاطعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"سو ان نشانوں میں سے ایک نشان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے اور صلیبی مذہب کے غلبہ کے وقت مجھے بھیجا ہے اور مجھے اس وقت مامور کیا ہے جبکہ عیسائی مذہب کے حامیوں کے کوئلے بشدت بھڑک گئے اور ان کا نام اونچا ہو گیا اور ان کے پادری عامۃ الناس پر ٹوٹ پڑے اور بدفعل لوگوں پر مرتد ہونے کے دروازے کھول دیئے اور ارتداد کے تخموں کو اباحت کی ہواؤں کے ساتھ ہلا دیا اور ہلاک کرنے والے فتنے ظاہر ہو گئے اور ہیولیٰ قیامت برپا ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے کسرِ صلیب کے لئے وہ معرفت عطا فرمائی کہ اس کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں پائی نہیں جاتی اور میری کتابیں اِس خصوصیت پر شہادتِ قاطعہ ہیں اور ان سے مَیں نے نصرانیت کے حامیوں کا مُنہ بند کر دیا ہے۔"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۵۲-۵۳)

ایک شعر

یک دمے گر رشحِ فیضش کم شود
ایں ہمہ خلق و جہاں برہم شود

ترجمہ :- اگر ایک لحظہ کے لئے بھی اس کے فیض کی بارش کم ہو جائے تو یہ سب مخلوقات اور جہاں درہم برہم ہو جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دُنیا کا کاروبار اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے چل رہا ہے۔ اسکی چار صفات جنہیں امہات الصفات کہا جا سکتا ہے اس دُنیا کے وجود میں لانے۔ اسکی پرورش کرنے اور اس کے اعمال کے صحیح اور مفید نتائج برآمد کرنے میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ بغیر ہمارے استحقاق کے ہو رہا ہے۔ آخر ہم نے کونسے اعمال کئے تھے کہ ہماری پیدائش سے بھی پہلے ہماری زندگی کی ضروریات مہیّا کر دی گئیں۔ اور پھر صرف ضروریات ہی نہیں بلکہ اس سے بہت کچھ بڑھ کر ہمیں دیا گیا۔ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

اور اگر انسان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لمحہ کے لئے بھی محروم ہو جائے تو اس کی زندگی صرف محال نہیں بلکہ ناممکن ہو جائے گی۔

اگر ہم میں سے ہر شخص یہ بات پوری طرح سمجھ لے تو ہم اپنا سارا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہی رکھیں اور ہمیشہ اس کے فضلوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔ کاش ہم سب ایسا ہی کریں۔

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفاعِ اسلام

ڈاکٹر محمود رفیع الدین صاحب ایم۔ اے، پی ایچ۔ ڈی لکھتے ہیں:۔

"ایک زمانہ وہ تھا جب ہندوستان میں آریہ دھرم نے اور عیسائیت ایسے مذاہب نے اسلام کو للکارا تھا اس وقت عیسائی مشنریوں اور دیانندی ہندوؤں کی کوششوں سے ہندوستان بھر میں صرف چند لکھے پڑھے مسلمان عیسائی یا آریہ بنے تھے لیکن ہم نے شورِ محشر بپا کر دیا تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ایسے علماء کی ایک بہت بڑی تعداد سامنے آ گئی تھی جنہوں نے کتابوں، رسالوں، اخباروں، وعظوں، جلسوں اور مناظروں کے ذریعہ سے مخالفینِ اسلام کی پے در پے مؤثر تردید کی تھی۔ ان علماء نے آریہ دھرم اور عیسائیت کے ماخذ کا بغور مطالعہ کیا اور مطالعہ کے بعد ان پر سنگین اعتراضات وارد کئے اور جو اعتراضات ان کی طرف سے اسلام پر وارد ہوتے تھے انکا مسکت جواب مہیّا کیا یہاں تک کہ غیروں کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ مذاہب کی اِس جنگ میں اسلام کا پلڑا بھاری رہا۔ ان کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ارتداد کا فتنہ رُک گیا۔"

(جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک جون جولائی ۱۹۶۹ء)

عیسائیت اور آریہ دھرم والوں نے گزشتہ صدی کے دوسرے نصف میں جو فتنہ ہندوستان میں کھڑا کیا تھا اس کے نتیجہ میں صرف چند لکھے پڑھے نہیں بلکہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد اسلام چھوڑ چکی تھی اور اس کے علاوہ ایک بہت بڑی تعداد جنگلے پر بیٹھی نظر آ رہی تھی کہ آج بھی پرلی طرف گری اور کل بھی گری عیسائی پادریوں نے تو انتہا ہی کر دی تھی ہر ہر رنگ میں اسلام کو ہدفِ اعتراضات بنایا۔ مسلمانوں کے دلوں میں وساوس پیدا کئے اور انہیں اپنے مذہب سے متنفّر کرنے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ مسلمانوں کے بعض بڑے بڑے علماء اور اماموں اور خطیبوں کے پاؤں بھی ڈگمگا گئے اور اِس طرح مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیلا دیکھ کر ہی عیسائی پادریوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ عنقریب ہندوستان کے تمام

مسلمان عیسائیت کے آغوش میں آجائیں گے۔ وہ تو اس سے بھی آگے نکلے جا رہے تھے۔ ببانگِ دہل وہ اِس بات کا اعلان کر رہے تھے کہ پچاس سال کے اندر اندر اسلام کا صفایا ہو جائے گا اور کعبہ پر صلیب لٹکا دی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس فتنہ کو فرو کرنے کے لئے اگر کسی عالم نے کوشش کی تھی تو ہم دل و جان سے اس کے ممنون ہیں کیونکہ اسلام کے لئے جو بھی حفاظت کا بیڑہ اُٹھائے اور اسکی رفعت کے لئے جو بھی کوشش کرے وہ ہمارے دلی جذبات تشکر کا مستحق ہے لیکن اِس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوششیں اِس سلسلہ میں منفرد انہ تھیں۔ آپؑ نے اپنی زندگی مذاہبِ باطلہ اور خاص طور پر عیسائیت اور آریہ دھرم کی پُر زور تردید میں صرف کی اور ہر لمحہ و ہر آن اسلام کی رفعت اور مسلمانوں کی بہبود کے متعلق سوچا اور کام کیا۔ حضورؑ کے علمِ کلام نے پانسہ ہی پلٹ کر رکھ دیا۔ وہی لوگ جو ڈٹ کر عیسائیت اور آریہ دھرم کی تبلیغ کرتے تھے حضورؑ اور حضورؑ کے پیروؤں اور ان تمام لوگوں سے جو حضورؑ کے علمِ کلام سے مستفید ہوتے تھے یوں بھاگنے لگے کہ زمین کھل جائے تو اس میں دھنس جائیں۔ اسی لئے تو حضور علیہ السلام کے وصال پر جناب مولانا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر اخبار "وکیل" امرتسر نے تحریر کیا تھا:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی اُنگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دُنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شدید قیامت ہو کر خفتگانِ خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دُنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دُنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازنیں فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دُنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے ــــ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے ابتدائی اثر کے پرخچے اُڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونیکی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ

کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت
کا طلسم دھواں ہو کر اُڑنے لگا۔"

اخبار "صادق الاخبار" کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا۔

"مرزا صاحب نے اپنی پُر زور تقاریر
اور شاندار تصانیف سے مخالفینِ اسلام
کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن
جواب دیکر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا
ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی
ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حق
حمائت اسلام کما حقہٗ ادا کر کے
خدمتِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت
نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ
ایسے اولوالعزم حامیٔ اسلام اور
معین المسلمین فاضل اجل عالمِ بے بدل
کی ناگہانی موت اور بے وقت موت
پر افسوس کیا جائے۔"

علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ نے لکھا:۔

آپ نے علومِ شرقیہ میں کمال حاصل
کیا۔ اپنی زندگی کے آخری دن تک
کتابوں کے عاشق رہے اور دُنیوی
پیشوں سے پرہیز کرتے رہے۔ سنہ ۱۸۷۴ء
تا سنہ ۱۸۷۶ء عیسائیوں، آریوں، برہمنوں
کے خلاف شمشیرِ قلم چلایا۔ آپ نے
سنہ ۱۸۸۰ء میں تصنیف کا کام شروع
کیا۔ آپ کی پہلی کتاب (براہینِ احمدیہ)
اسلام کے ڈیفینس میں تھی جس کے جواب
کے لئے آپ نے دس ہزار روپیہ کا
انعام رکھا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے دفاع اور اس کی
اشاعت کے لئے اور ادیانِ باطلہ خصوصاً عیسائیت اور
آریہ دھرم کی بیخ کنی کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ
علیہ السلام کی کوششیں سب سے جُدا گانہ اور سب سے زیادہ
اہمیّت کی حامل تھیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ حضورؑ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہی اِس کام کے لئے کئے
گئے تھے۔ دوسروں کی کوششوں میں صرف عقل اور نقل
کو دخل تھا تو حضورؑ کو اللہ تعالیٰ کی الہامی مدد حاصل
تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو ایسا علمِ کلام عطا فرمایا تھا
کہ اس کا جواب نہ تھا۔ اور حضورؑ کی کوششوں میں ایسی
برکت ڈالی کہ وہ بظاہر ہلکی سی آواز جو ایک گمنام گوشہ
سے اُٹھی تھی اس کی گونج دُنیا بھر میں سُنائی دینے لگی
حضورؑ کی قوّتِ قدسیہ کے زیرِ اثر حضورؑ کے پیرو ساری
دُنیا میں پھیل گئے اور ہزاروں لاکھوں انسانوں کو
حلقہ بگوشِ اسلام کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقانِ
صادق بنا دیا۔

اظہارِ افسوس

گزشتہ ایّام میں کیتھولک عیسائیوں کے
پوپ نے مشرقی افریقہ کا دَورہ کیا۔ اِس دَورے کا
مقصد یہ تھا کہ جن عیسائیوں پر یوگنڈا میں آج سے
کوئی ایک صدی قبل انتہائی مظالم روا رکھے گئے تھے

ان کی یادگار قائم کی جائے۔

جب پوپ صاحب افریقہ پہنچے اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے ان کی استقبالیہ تقاریب میں پُرخلوص طریق پر حصّہ لیا تو انہیں حضرت مسیح ناصریؑ کی زندگی کے وہ واقعات یاد آ گئے۔ جب وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے تھے تو ایک جمِ غفیر جمع ہو جاتا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی نصرت سے کوئی نہ کوئی مُعجزہ دکھاتے تھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ پوپ صاحب کو یہ بات بھی یاد آ گئی ہو گی کہ حضرت مسیح ناصریؑ نے فرمایا تھا (اور وہ اس وقت اپنے پیروؤں سے گفتگو کر رہے تھے) کہ اگر تم میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا تو تم ایک پہاڑ سے کہو گے کہ یہاں سے ہٹ جاوے، وہ بلا چُون وچرا ہٹ جائے گا۔ یہ بات یاد آتے ہی انہیں اس بات کا احساس شدّت سے ہوا ہو گا کہ نہ صرف عام ایمان دار آدمی بلکہ وہ تو حضرت مسیحؑ کے خلیفہ ہیں لیکن اس کے باوجود وہ نہ صرف یہ کہ کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتے بلکہ کسی اَور ذرا سی بے جان چیز کو بھی حکم دے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پہنچا سکتے۔ چنانچہ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ پوپ صاحب کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور انہوں نے اخلاقی جرأت سے کام لیتے ہوئے اس افسوس کا اظہار کر دیا کہ وہ حضرت مسیح ناصریؑ کی طرح کا کوئی بھی مُعجزہ نہیں دکھا سکتے۔

دراصل ہر الہامی مذہب کی بنیاد تو عین راستی پر ہی ہوتی ہے اور وہ مختلف رنگوں میں زندگی بخش ہوتا ہے لیکن مذہب کی اپنی زندگی کا ثبوت یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے آغاز کی طرح بعد میں بھی اپنے پیروکاروں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت مہیّا کرے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ

ماہنامہ تحریکِ جدید ان تمام احباب کا شکر گزار ہے جو ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور اسکے قارئین کے حلقہ کو وسیع تر کرنے میں کوشاں ہیں۔ اِس ضمن میں نظارت اصلاح وارشاد کے مندرجہ ذیل مربّیان ہمارے دِلی شکریہ کے مستحق ہیں:-

(۱) مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ
(۲) " مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد
(۳) " مولوی نصراللہ خاں صاحب ناصر
(۴) " مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد
(۵) " مولوی نصیر احمد صاحب ناصر
(۶) " مولوی محمد شفیع صاحب اشرف
(۷) " مرزا محمد سلیم صاحب اختر

بقایا وار

کیا آپ کا چندہ ختم ہونے کے باوجود آپ کو ماہنامہ تحریکِ جدید باقاعدگی کے ساتھ مل رہا ہے؟ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ آپ جلد ہی اپنا چندہ ادا فرما دیں گے۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

تحریکِ جدید کی خبریں

مرتبہ عطاء المجیب صاحب راشد

کاروانِ اسلام!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ اطرافِ عالم میں ہر ممکن طریق سے اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہے۔ اس تبلیغی جدّوجہد کے بے شمار پہلو اور اَن گنت وسائل ہیں۔ جماعت کے مبلّغین اور مبشّرینِ اسلام ان تمام وسائل سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے حصولِ مقصد کی خاطر سرگرمِ عمل ہیں۔ بطور نمونہ چند مشنوں کی مساعی کا مختصر خاکہ پیشِ خدمت ہے:۔

ہالینڈ

مکرم صلاح الدین خان صاحب مبلّغِ ہالینڈ نے یہ خوشکن اطلاع بھجوائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تین ڈچ افراد اسلام قبول کر کے جماعت میں شامل ہو گئے ہیں، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ مشن کی دیگر مساعی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے کہ ریڈیو کے ایک نمائندہ نے مشن ہاؤس آکر مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلّغ ہالینڈ کا انٹرویو ریکارڈ کیا۔ مسجدِ اقصیٰ کی بے حرمتی کے افسوسناک سانحہ کے موقع پر مکرم صلاح الدین خان صاحب نے ایک ریڈیو انٹرویو میں اس اندوہناک واقعہ پر رنج و افسوس کا اظہار کیا اور اس مسجد کی اہمیّت واضح کی۔ اخبارات میں بھی ہمارے مبلّغین کے انٹرویو شائع ہوئے۔ تین مختلف گروپ مسجد دیکھنے کے لئے آئے ان سے تبادلۂ خیالات کر کے انہیں ضروری معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ Breaker

مقام پر ایک عیسائی تنظیم کی کوششوں سے بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس کانفرنس میں اسلام یہودیت اور عیسائیت کے نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسلام کی نمائندگی کے لئے ہمارے مشن کو دعوت دی گئی تھی چنانچہ ہمارے مبلّغین نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل نے ۲½ گھنٹے تک اسلام کے بارہ میں تقریر کی جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ بعد ازاں اسی کانفرنس میں آپ کو مزید دو بار خطاب کرنے کا بھی موقع ملا۔

کینیا میں تبلیغی مساعی

کینیا (مشرقی افریقہ) سے مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق انچارج مشن نے تبلیغی مساعی کے بارہ میں درج ذیل رپورٹ لکھی ہے:۔

"مکرم بشیر احمد صاحب اختر کے ہمراہ خاکسار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو نیروبی کے مختلف ادارہ جات میں جانے کا موقع ملا۔ کینیاٹا کالج میں وہاں کے موازنہ مذاہب کے لیکچرر سے ملاقات کر کے گفتگو کی، نیز بہت سے طلبہ کو انگریزی و سواحیلی اخبارات دیئے اور بعض سے تبادلہ خیالات کا موقع بھی ملا۔ واپسی پر پاور اینڈ لائٹنگ سکول بھی گئے۔ Kabete ٹیکنیکل سکول میں ہر اتوار کو خاکسار پڑھانے کیلئے جاتا رہا۔ نصف گھنٹہ عربی زبان اور نصف گھنٹہ دینیات پڑھاتا رہا۔ مسلمان ٹیچر بھی بڑے شوق سے شامل ہوتا ہے۔ اس نے انگریزی و سواحیلی ترجمہ قرآن کے علاوہ دیگر کتب بھی خریدیں۔ ایک طالبعلم نے Teachings of Islam خریدی۔ اب ایک عیسائی طالبعلم نے بھی یہ دینیات کلاس attend کرنی شروع کی ہے۔ Ahiti اور Alliance سکول میں بھی جا کر طلبہ سے گفتگو کرنے کا موقع میسر آیا۔ طلبہ کو انگریزی و سواحیلی اخبارات دیئے۔

ایک بار St. Andrews Church سے متعلق چار افراد کا ایک گروپ مشن ہاؤس میں گفتگو کیلئے آیا۔ قریباً تین گھنٹے ان سے مکرم اختر صاحب اور خاکسار نے گفتگو کی اور ان کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔ آنحضرت صلعم کی آمد کی پیشگوئی (استثناء ۱۸/۱۸) پر بھی بحث ہوئی۔ نیز الوہیت مسیح، اختلافات بائیبل وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ مسیح کی آمد ثانی پر بھی بائیبل کی رُو سے مبادلہ خیالات ہوا۔ ایئر فورس کے دو نوجوان آفس میں آئے ان سے مکرم اختر صاحب اور خاکسار نے گفتگو کی۔ دو سنی الیشین جو قریباً چار دن مشن ہاؤس میں رہے ان سے مختلف مواضیع پر گفتگو ہوئی۔

روزانہ بعد نماز مغرب اردو، سواحیلی میں ملفوظات کا درس ہوتا رہا۔ اتوار کو تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا رہا۔ مہینہ میں دو بار لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں تفسیر کبیر کا درس دیا۔ لجنہ کا اجلاس ہفتہ وار باقاعدگی سے ہوتا رہا۔

نیروبی شو میں ہمیں سٹال لگانے کا موقع ملا۔ مکرم بشیر احمد صاحب اختر و مکرم منیر الدین احمد صاحب نے ٹنڈہی سے سٹال میں کام کیا۔ مسٹر سالم اور ممباسہ کے ایک نوجوان نے بھی بہت ہاتھ بٹایا۔ نیز احباب جماعت نیروبی نے ہر طرح سے شو کے انتظامات میں پورا پورا تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ہزاروں افراد کو اخبارات دیئے متعدد سے گفتگو ہوئی اور ۵۸۴/- شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔

ممباسہ شو میں بھی ہمیں سٹال لگانے کا موقع ملا۔ مکرم سوکیہ صاحب و مکرم اختر صاحب نے بہت جانفشانی سے سٹال میں کام کیا۔ احبابِ ممباسہ نے بھی تعاون کیا۔ اس طرح ہزاروں افراد تک پیغامِ اسلام و احمدیت پہنچایا۔ متعدد افراد سے تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ نیز ایک ہزار سے زائد شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔

مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب ہفتہ میں دو بار کوالے سیکنڈری سکول میں مسلم طلبہ کو قرآنِ کریم، حدیث، فقہ پڑھاتے رہے۔ اس ماہ اس سکول کے ایک طالبعلم عبداللہ نے بیعت بھی کی، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ آپ نے Likoni School for Blind میں دو بار تقریر کی۔ نیز آپ نے ممباسہ کے مختلف علاقوں میں گھوم پھر کر تبلیغ کی۔ دو بار Mgomboni گئے۔

وہاں کے چیف نے سواحیلی ترجمۃ القرآن خریدا۔

دو طلبہ کو آپ قرآن پڑھاتے رہے۔ ایک کو انگریزی اور ایک کو عربی اور دینیات پڑھائی۔ مشن میں آنیوالے متعدد افراد کو بھی آپ نے تبلیغ کی۔

کسوموں مشن میں مکرم منیر الدین احمد صاحب مصروفِ کار ہیں۔ آپ نے اِس ماہ علاقہ یالا کا دَورہ کیا۔ اور احمدی احباب کو نمازوں اور چندوں میں باقاعدگی کی تلقین کی۔ کسوموں کے ریٹائر ہونیوالے پراونشل کمشنر سے مل کر انہیں الوداع کہا اور انہیں مشن کی مختصر طور پر تاریخ بتائی۔ مقامی زبان میں جماعت نے جو لٹریچر پیدا کیا ہے اس سے اطلاع دی۔ آپ نے چار کتب کا سیٹ اسے تحفۃً دیا جسے بہت شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔ نیز آپ نے انگریزی و سواحیلی اخبارات بھی دیئے۔

صبح و شام آپ مسجد میں درس دیتے رہے نیز بعض غیر از جماعت بچّوں و نوجوانوں کو قرآنِ کریم بھی پڑھاتے رہے۔ مسلم سیکنڈری سکول میں آپ حسبِ سابق کچھ وقت کے لئے پرنسپل کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

کسوموں کے علاقے میں پانچ لوکل معلمین بھی اشاعتِ اسلام میں مصروف رہے۔

گی آنا (جنوبی امریکہ)

مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم ایم۔ اے نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گی آنا میں ایک مسجد کی تعمیر گزشتہ دنوں مکمل ہو گئی ہے۔ اسکی تعمیر پر چھ ہزار ڈالر کی رقم خرچ ہوئی جو سب کی سب احبابِ جماعت نے چندہ دے کر جمع کی تھی۔ دو اور مساجد کی تعمیر کی کوشش جاری ہے۔ ایک مسجد کیلئے زمین خرید لی گئی ہے اور تعمیر کا کچھ کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ تیسری مسجد کے لئے زمین حاصل کرنے کی درخواست دی ہوئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسلم ٹارچ لائٹ" کے نام سے مشن کی طرف سے ایک رسالہ شائع ہوتا ہے۔ فی الحال یہ رسالہ سائیکلوسٹائل کر کے شائع کیا جاتا ہے اس کی اشاعت اب تک ماہوار رہی ہے لیکن گزشتہ دنوں جماعت کی مجلسِ عاملہ نے فیصلہ کیا کہ اسے پندرہ روزہ کر دیا جائے چنانچہ اب یہ رسالہ پندرہ روزہ ہو گیا ہے اور اسکے دو شمارے چھپ چکے ہیں۔

گی آنا میں ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ تبلیغِ اسلام کا کام جاری ہے۔ ملک کے کثیر الاشاعت اخبار گرافک (Graphic) میں مبلّغ انچارج کے قلم سے تین مضامین شائع ہوئے۔ دو اخبارات میں انٹرویو شائع ہوا۔ مقامی ریڈیو پر اس سے قبل مہینہ میں صرف ایک بار تقریر کا موقع ملتا تھا لیکن اَب جماعت کی کوششوں کے نتیجہ میں ہر پندرہ روز کے بعد تقریر کے لئے دعوت دی جاتی ہے۔ ان مواقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسلام کے پیغام کو بہترین رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ پروگرام ریڈیو کے سُننے والوں کی دلچسپی میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔

ایک تبلیغی سفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں ان کی ایک تازہ رپورٹ کا ایک حصّہ درجِ ذیل ہے:-

"خاکسار محترم امیر صاحب اور جنرل سیکرٹری الحاج بونگے کے ہمراہ ایک تبلیغی سفر کے لئے مورخہ ۲۵/۱۰/۶۹ کو فری ٹاؤن سے کبالہ کے لئے روانہ ہوا۔

مورخہ ۲۵/۱۰/۶۹ کی صبح ہی کو یہ مختصر قافلہ دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوا۔ راستے میں لُنسر اور پھر مکینی میں جماعت کے دوستوں سے مختصر ملاقات اور بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے بعد رات گئے یہ قافلہ کبالہ پہنچا۔ کبالہ میں دوسرے روز جماعت کے چند دوستوں وہاں کے دو پیرامونٹ چیفس (چیف بورو اور الحاج بالن ساماما را) ٹاؤن چیف، ڈسٹرکٹ کونسل کے سیکرٹری محکمہ زراعت کے آفیسر، میڈیکل آفیسر۔ شہر کے دوسرے مقامی و لبنانی معززین سے ملاقات کی۔ اسی طرح احمدیہ پرائمری سکول کبالہ میں صُبح کے وقت محترم امیر صاحب نے مع رفقاء سکول کا معائنہ فرمایا۔ پانچ بجے شام اسی سکول میں سکول کے طلبہ کے والدین سے محترم امیر صاحب نے خطاب کرنا تھا اور کسی بڑی میٹنگ کا خیال نہ تھا لیکن جب ہم وقت پر سکول پہنچے تو والدین کے علاوہ بہت سے دوسرے لوگ بھی موجود پائے۔ اس پر محترم امیر صاحب اور الحاج بونگے نے انہیں خطاب فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ میٹنگ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہی اور رات چھا جانے پر برخواست ہوئی۔

اگلے روز یہ قافلہ کبالہ سے سیری کو لیا جو کہ کبالہ سے ۹۰ میل دُور جانبِ شرق گنی کی حدود کے قریب ہے کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں موسایا کے پیرامونٹ چیفس المامی احمد وکروما۔ اسیطرح سنکونیا اور فلاباکے چیفس سے ملاقات و تھوڑی دیر تبادلہ خیالات کے بعد دشوار گزار راستہ اور پُلوں کی خرابی کے باوجود شام کو سیری کو لیا پہنچا۔ شام کو ہی گاؤں کے چیف اور دوسرے معززین سے ملاقات کی اور پھر رات کو چیف کے تعاون سے گاؤں کے لوگوں کو محترم امیر صاحب اور الحاج بونگے نے خطاب فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع بھی بہت کامیاب رہا۔ یہ عرض کرنا بھول گیا کہ فلاباکے پیرامونٹ چیف سے ملاقات کے بعد ایک قصبہ بیریا میں بھی تھوڑی دیر قیام کیا اور کئی دوستوں سے ملاقات کی۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے اس جگہ جاتے ہوئے کوئی تبلیغی میٹنگ نہ ہو سکی۔ اس قصبہ سے آگے ایک دوسرا قصبہ بنام کمبیلی یہ قافلہ پہنچا۔ اس جگہ چند ایک دوست جماعت کے گہرے ملاح ہیں۔ وہاں پہنچنے پر ایک دوست بہا موری بالکمارا کے مکان پر جب پہنچے اور ان سے خاکسار نے محترم امیر صاحب اور الحاج بونگے کا تعارف کرایا تو وہ بہت خوش ہوئے اگرچہ وہاں بھی وقت کی تنگی کی وجہ سے جاتے ہوئے تبلیغی پروگرام کا خیال نہ تھا لیکن بہا موری بالکمارا نے فوراً ہی قریباً سارے گاؤں کے لوگوں کو بُلا لیا اور اِس طرح گاؤں کے لحاظ سے ایک بڑا اجتماع ہو گیا۔ اِس موقع پر خاکسار نے حاضرین

کو محترم امیر صاحب اور الحاج بونگے سے متعارف کرایا اور مختصر طور پر اس علاقہ کا سفر اختیار کرنیکی وجہ بیان کی۔ اس کے بعد گاؤں کے چیف اور بہاموری بالکمار نے خوش آمدید کہتے ہوئے ہمیں حاضرین سے خطاب کرنیکی درخواست کی۔

اس پر محترم امیر صاحب اور الحاج بونگے نے حاضرین کو خطاب فرمایا۔ قریباً ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک کی اس کامیاب میٹنگ کے بعد ایک بڑے قصبہ مونگو پہنچے۔ اس قصبہ کے پیرامونٹ چیف سے کبالہ میں ہی ملاقات ہوگئی تھی تاہم چند دوسرے لوگوں سے وہاں ملاقات ہوئی اور پھر وہاں سے سیری کولیا کے لئے روانہ ہوئے جہاں رات کو تبلیغی میٹنگ ہوئی۔

سیری کولیا میں صبح سکول کے معائنہ کے بعد سکول کے بچوں کے والدین سے جنہیں سکول میں ہی بلایا گیا تھا محترم امیر صاحب اور الحاج بونگے نے خطاب فرمایا۔ سکول کے بارہ میں والدین کی گزارشات کو سنا اور ان پر حالات کی اجازت کے ساتھ عمل کرنے کا وعدہ کیا سکول کی یہ میٹنگ بھی خاصی کامیاب رہی اور اڑھائی تین گھنٹے تک جاری رہی۔

آخر میں طلبہ اور انکے والدین کو سلام اور الوداع کہتے ہوئے یہ قافلہ کبالہ کے لئے واپس روانہ ہوا۔ راستہ میں واپسی پر پھر بعض گاؤں اور قصبات کے چیفس اور پیرامونٹ چیفس سے ملتے ہوئے شام کو کبالہ پہنچے۔

مبلّغینِ اسلام کی آمد و روانگی

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سیرالیون میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد ۳۔ نومبر کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لائے۔ ریلوے سٹیشن پر احبابِ جماعت نے آپ کا پُرخلوص استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مرکزِ سلسلہ میں واپسی بہت مبارک کرے۔ آمین۔

مکرم امین اللہ خان صاحب سالک (سابق مبلغِ امریکہ) تبلیغِ اسلام کی خاطر لائبیریا (مغربی افریقہ) جانے کے لئے ۱۴۔ اکتوبر کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔

مکرم مرزا محمد اقبال صاحب گیمبیا (مغربی افریقہ) جانیکی غرض سے ۱۵۔ اکتوبر کی صبح کو لائلپور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہوئے۔ بعد کی اطلاع ہے کہ وہ بخیر و عافیت گیمبیا پہنچ گئے ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی جو پہلے بھی کئی سال تک امریکہ میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دے چکے ہیں اسی مبارک مقصد کو دوبارہ امریکہ جانے کے لئے ربوہ سے ۱۶۔ اکتوبر کو روانہ ہوئے۔

مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر انڈونیشیا جانے کے لئے ۴۔ نومبر کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ آپ لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز انڈونیشیا کے لئے روانہ ہوئے۔

اِن سب مبلّغین کی روانگی کے موقع پر کارکنان دفاتر تحریک جدید اور احبابِ ربوہ نے ان مجاہدین کو پُرخلوص الوداع کہا اور کامیابی و کامرانی کی دعائیں دیں۔ اللہ تعالیٰ سب مبلّغین کی مساعی میں بہت برکت دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلجگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا ہے اک لوبھ کا جھنجھٹ لوبھی ہیں دن رَین
آس نراس سے بھر جاتے ہیں کنول کٹورے نَین

آنکھوں کی ہر بُوند بنی ہے آشاؤں کی جھیل
پریت لگا کر کھو بیٹھے ہیں ہم ہِردے کا چَین

مَیں مانگوں تو کرنوں کی جھلمل سے بھی محروم
اپنے من میں آئے تو بخشیش کریں کونین

دِھیرے دِھیرے کانوں میں رَس گھول رہے ہو تم
دُور آکاش سے دُور کہیں سے آئی چندا رَین

خُون میں لت پت کی بھی سُن لے کوئی ہاہا کار
من کے گیت زباں پر آتے آتے بن گئے بَین

رستی بستی دُنیا کا محور ہے دِین، نسیم
لوگوں کی لادینی نے لُوٹا کلجگ کا چَین

قسط اوّل

فیجی کے لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب مشنری انچارج فیجی)

فیجی کا مختصر جغرافیہ

بحرالکاہل ایک وسیع و عریض سمندر ہے جو رقبہ میں کرۂ زمین کی تمام مجموعی خشکی سے زیادہ ہے اور جس کی اوسط گہرائی تقریباً ۲½ میل ہے اور سب سے زیادہ گہرائی جاپان سے ذرا دُور جنوب مشرق کی طرف ایک مقام پر سات میل سے زیادہ ہے۔ شاید یہ اس سمندر کی وسعت ہے جس کی وجہ سے اِس میں طوفان کم اُٹھتے ہیں لیکن جب طوفان آتے ہیں تو ہاتھی کی انگڑائی یا کروٹ کی طرح ساحلی علاقوں کے لئے موت کا پیغام بن جاتے ہیں۔

بحرالکاہل کے جنوبی حصّوں میں ہزاروں ہزار کی تعداد میں جزائر زمین کی آتش فشانی سے منصۂ شہود پر آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان جزائر کے گرد مونگے کے ننھے ننھے کیڑوں سے مضبوط چٹانیں بنوا کر ان کی حفاظت کا سامان پیدا کر دیا جو لہروں کے زور کو کم کر دیتی ہیں ورنہ اس عظیم سمندر کی طوفانی لہریں ان کو کبھی کی یہ آسمانی صفحہ ہستی سے نابود کر چکی ہوتیں۔

بحرالکاہل کے اِن ہزارہا جزائر میں ایک مجمع الجزائر فیجی بھی ہے جو انگریزوں کی نوآبادی ہے اور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے نُور کی کرنیں احمدیت کے رُوپ میں جلوہ گر ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ وقت دُور نہیں جبکہ بحرالکاہل کا جنوبی علاقہ اس نُور سے منوّر ہو جائے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دُور بین نگاہ نے فیجی کو منتخب کیا اور یہاں احمدیت کا پودا لگایا اور اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جن خاص دعاؤں اور توجہ کے ساتھ اس کی آبیاری کا انتظام فرمایا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد کثرت سے پھل لائیگا۔

فیجی کے جزائر کی تعداد تین صد سے زائد ہے لیکن ان میں لگ بھگ یک صد جزائر آباد ہیں۔ باقی یا تو بہت چھوٹے ہیں اور سمندر کی لہروں میں دب جاتے ہیں یا لوگ ان میں کاشت کر کے آجاتے ہیں اور کٹائی کے وقت فصل اکٹھا کر کے کشتیوں میں لے آتے ہیں بعورت دیگر ان میں ناریل اور عمارتی لکڑی کے درخت ہیں جو حسبِ ضرورت لائے جاتے ہیں چھوٹے چھوٹے لیسٹ جزیرے مونگے سے بنے ہیں جن کے گرد چمکدار ریت کے حسین ساحل ہیں اور جن پہ جھولتے ہوئے ناریل کے

درخت اور شفاف پانی میں مونگے کی سفید چٹانیں وہ
حسین و جمیل منظر پیش کرتی ہیں جو کہانیوں کی کتب
میں درج ہیں۔ فیجی کے بڑے جزائر کے گرد بھی تھوڑے
فاصلہ پر مونگے کی چٹانیں ہیں جن کے درمیان سے ہی
گزر کر جہاز ساحل پر پہنچ سکتے ہیں۔

سب سے بڑا جزیرہ ویٹی لیوو ہے جہاں نوآبادی
کا دارالحکومت سُووا میں ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً چار
ہزار مربع میل ہے۔ دوسرے نمبر پر بڑا جزیرہ وینوالیوو
ہے جس کا صدر مقام لمباسہ ہے اور اسی جزیرہ کا
رقبہ دو ہزار مربع میل سے کچھ اُوپر ہے۔ اِن جزائر کا
اندرونی علاقہ پہاڑی ہے اور گھنے جنگلات سے بھرا
ہُوا ہے جس میں گزر بہت مشکل ہے اِس لئے آبادی
زیادہ تر دریاؤں کے نزدیک ساحلی علاقہ میں ہے
اور سڑکیں بھی اکثر و بیشتر ساحل کے ساتھ ساتھ بنائی
گئی ہیں۔

آبادی

دسمبر ۱۹۶۶ء کی مردم شماری کے مطابق فیجی کے
لوگ مندرجہ ذیل اقوام میں منقسم ہیں:۔

(۱) مقامی حبشی النسل لوگ جن کو کیوتی کہتے ہیں = ۲۰۸۴۶۸

(۲) ہندوستانی نسل کے باشندے = ۲۵۰۵۱۳

(۳) سفید فام یورپین = ۱۲۴۹۹

(۴) مخلوط النسل لوگ جن کو کیلوا کہتے ہیں = ۱۰۴۱۴

(۵) دیگر نزدیکی جزائر کے باشندے = ۸۰۱۷

(۶) جزائر رُتُوما کے لوگ (رتُومن) = ۶۱۷۷

(۷) چینی النسل باشندے = ۵۷۱۶

(۸) دیگر = ۱۵۲

میزان = ۵۰۲۹۵۶

دسمبر ۱۹۶۷ء تک اِس تعداد میں دو ہزار نفوس کی
ایزادی ہوئی۔ اِس سے آئندہ آبادی کا اندازہ لگایا جا
سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ کیوتی

یہ حبشی نسل کے باشندے ہیں جن کے بال باریک
اور سخت گھنگھریالے ہیں جن میں عام پنسل اور پین بڑی
آسانی سے چُھپ سکتا ہے۔ کوتاہ پیشانی۔ خوفناک شکل۔
موٹی ناک۔ موٹے ہونٹ اور مضبوط ساخت کا موٹا جسم
اور رنگ سیاہی مائل بھورا ہوتا ہے۔ بعض اتنے موٹے
اور سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں کہ پیچھے سے ذرا فاصلہ سے
دیکھا جائے تو پتہ نہیں چلتا کہ ان کا سر کہاں ختم ہُوا اور
گردن کہاں سے شروع ہوئی ہے۔ قد عموماً درمیانہ لیکن
بعض قدآور بھی ہوتے ہیں اور خاکسار راقم الحروف انکے
پیچھے بہ آسانی چُھپ سکتا ہے۔ (مکرم شاہ صاحب ماشاء اللہ خوبرو
قدآور ہیں۔ ایڈیٹر)

عادات و خصائل اور رہائش

یہ لوگ بہت مہمان نواز ہیں اور ان کے ہاں کوئی
چلا جائے تو خوب خاطر کرتے ہیں۔ یہ اَور بات ہے کہ جس کو
ان کی خوراک کھانے کی عادت نہ ہو وہ اگلے ہی دن

ہسپتال کا رُخ کرے۔ ہر گاؤں میں ایک چیف کی قسم کا آدمی ہوتا ہے جس کی یہ لوگ اطاعت کرتے ہیں۔ وہیل مچھلی کے دانت کی بہت قدر کی جاتی ہے لہٰذا ان کی امداد کی ضرورت ہو تو چیف کے لئے وھیل کا دانت بطور تحفہ لے جاؤ تو اس کی پوری مدد کریں گے۔ آجکل اِس دانت کی قیمت بازار میں دو تین پونڈ کے لگ بھگ ہوگی۔

اِن لوگوں کی زبان اپنی ہے جسے باؤ کہتے ہیں لیکن رسم الخط کوئی نہیں اور انگریزی حروف میں رومن کی طرح لکھی جاتی ہے۔ چونکہ ابتداء میں یہاں کوئی بھی جانور نہ جنگلی نہ پالتو تھا یعنی گھوڑا۔ گائے۔ بکری۔ بھیڑ۔ ٹٹو۔ چڑیا۔ فاختہ وغیرہ نہیں تھے اور ان کی خوراک سمندری جانور مثلاً مچھلی۔ جھینگا۔ کیکڑا۔ وھیل وغیرہ تھی اور جڑ والی فصلیں مثلاً ڈالو اور کسیرا یا کساوہ پیدا ہوتی تھیں۔ شاید اِسی لئے ان لوگوں نے آدم خوری شروع کی یا یہ عادت افریقہ سے ساتھ لائے۔ کیونکہ اندازہ ہے کہ پانچ ہزار سال گزرے کہ یہ لوگ افریقہ کے مشرقی ساحل سے کشتیوں میں آئے اور اِن جزائر تک پہنچ کر آباد ہو گئے۔ باہمی جنگ و جدل میں جو لوگ مارے جاتے اُن کو کھا لیتے تھے یا پھر انتظار کرتے تھے کہ کوئی کشتی یا چھوٹا موٹا جہاز مونگے کی چٹانوں سے ٹکرا کر غرق ہونے لگے تو یہ پہنچ گئے اور ڈوبتے لوگوں کو پکڑ لائے۔ ان کی خوب خاطر و تواضع کی اور فربہ کر کے آہستہ آہستہ مار کر کھاتے رہے۔ ان کو دیکھ کر الف لیلےٰ کے سندباد جہازی کے بعض سفر آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں۔

نشاستہ والی خوراک اور کاہلی کے باعث یہ لوگ خوب موٹے تازے ہیں۔ یہاں ایک پودا ہوتا ہے جس کا نام نگونا ہے۔ اس کی جڑ کو پانی میں گھول کر پینے سے نشہ آجاتا ہے۔ اس کا استعمال یہ لوگ کثرت سے کرتے ہیں اور اب تو اس کا رواج دیگر اقوام میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ سرکاری دفاتر میں پانی کی جگہ نگونا بڑی بڑی لکڑی کی کڑاہیوں میں پڑا ہوتا ہے اور پاس ہی لکڑی کا پیالہ رکھا ہوتا ہے اور جس ملازم کا دل کیا وہ آیا اور پیالہ سے یہ کڑوا کسیلا پانی پی لیا۔

جزائر فی جی کو پہلے وِی تِی کہتے تھے جو بعد میں فی جی بن گیا۔ اِن لوگوں کا نام ان کی اپنی زبان میں کیویتی ہے۔ "کے" کے معنی ہیں "لوگ" اور ویتی پُرانا نام ہے فیجی کا۔ اِس لئے کیویتی کے معنی ہوئے فیجی کے لوگ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیویتی باشندوں کی رہائش مستطیل نما جھونپڑیوں میں ہوتی ہے جس کی دیواریں بانس کی اور چھت پھونس کی بناتے ہیں۔ زمین پہ سوتے ہیں لیکن چونکہ یہاں زہریلے سانپ۔ بچھو وغیرہ نہیں ہوتے اِس لئے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ البتہ یہاں بڑے بڑے کنکھجورے ہوتے تھے لیکن ان کی روک تھام کے لئے حکومت نے زہریلے مینڈک برآمد کئے جو ان کے انڈے بچے کھا جاتے ہیں اور اِس طرح ان کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔

سرکار کو اِن لوگوں کا خاص خیال ہے۔ یہاں پر سڑکیں کول تار کی نہیں سوائے شہروں کے لیکن روڑی کی پختہ ہیں۔ جہاں سڑک کے کنارے کول تار

بچھی سڑک آئے تو سمجھنا چاہیئے کہ یہاں کیوتیوں کا گاؤں ہے جسے کورو کہتے ہیں۔ نظر ڈالنے سے جھونپڑیاں بھی نظر آجائیں گی۔ دوسری بات یہ کہ اِن کے کورو کے اردگرد تار لگی ہوگی۔ ڈالو۔ کیسرا وغیرہ گاؤں سے دُور جنگل میں بوتے ہیں کیونکہ کوئی آجائے اور سبزی مانگے تو انکار نہیں کرسکتے البتہ دُور ہونے کا عذر کرسکتے ہیں۔ نہ وہاں کوئی جائے اور نہ سبزی دینی پڑے۔ ناریل کے درخت اور پھول گھروں سے باہر لگاتے ہیں۔

اِن میں تعلیم کی کمی تھی لیکن اب کثرت سے سکول کھول دیئے گئے ہیں اور تعلیم عام ہونے لگی ہے۔ ان کی عادت ہے کہ آج کھا اور کل خدا۔ تنخواہ ملنے پر سب ٹیکسی میں چڑھیں گے اور مہینہ ختم ہونے سے کہیں پہلے قرض مانگتے پھریں گے۔

مذہب ان کا عیسائی ہے اور سب سے زیادہ میتھوڈسٹ ہیں۔ پھر کیتھولک کا نمبر آتا ہے اور پھر اسمبلی آف گاڈ کا۔ دیگر فرقہ جات بھی ہیں۔

اِن کا لباس نصف آستین یا بغیر آستین والے چھوٹے کرتہ کے علاوہ ایک تہہ بند ہوتا ہے جسے سولو کہتے ہیں۔ آجکل انگریزی طرز کا لباس۔ سکرٹ اور بلاؤز یا فراک عورتیں پہنتی ہیں اور مرد پتلون کوٹ۔

مچھلی اُبال کر کھاتے ہیں اور کھانے سے پہلے کانٹے نہیں نکالیں گے اور اُسی طرح مُنہ میں ڈال لیں گے اور ان کو ایسی مشق ہے کہ ایک باچھ کی طرف سے مچھلی کا ٹکڑا مُنہ میں ڈالیں گے اور دوسری باچھ سے کانٹے باہر پھینکتے جائیں گے اور گوشت نکلتے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بازار میں لاری میں سڑک پر جب یہ لوگ گزریں گے تو عورتیں اور مرد باہم گفتگو بلند آواز سے کریں گے اور بہت زور کے قہقہے لگائیں گے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ کیوتی لوگ نزدیک ہیں۔ اکثر گفتگو اپنی زبان میں کرتے ہیں لیکن جن کو انگریزی آتی ہے وہ انگریزی میں بات کریں گے۔ شہروں میں یہ لوگ ہندوستانی میں بھی بات کرسکتے ہیں۔

اِن جزائر کا قومی پھول گڑھل کا پھول ہے۔ ہمارے مُلک میں تو یہ پھول سُرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جگر کی امراض میں اس کا شربت بنا کر پیتے ہیں لیکن یہاں فیجی میں یہ پھول بہت سے رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً سُرخ۔ سفید۔ گلابی۔ عنابی وغیرہ۔ اِس پھول کا انگریزی نام HIBISCUS ہے اور اس نام کا ہر سال (HIBISCUS FESTIVAL) میلہ منایا جاتا ہے۔

کیوتی قوم بہت آزاد ہے اور ان کی لڑکیاں لڑکے۔ مرد و زن رات گئے تک شراب پی کر یا ویسے بھی شہروں اور سڑکوں پر قہقہے لگاتے پھرتے ہیں۔

(باقی)

سرِّ نہاں

(مکرّم الحاج شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔اے بی ٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشر اپنا سرِّ نہاں دیکھتا ہے
جو دل میں ہے ربِّ جہاں دیکھتا ہے

کبھی دل میں خواہش کہ وہ بھی تو دیکھیں
کبھی یہ بھی ڈر ہے فلاں دیکھتا ہے

حوادث کے طوفاں سے ٹکرانے والا
ہواؤں کے رُخ کو کہاں دیکھتا ہے

خودی کی بلندی پہ اِترانے والا
مقدّر میں اُڑتا دھواں دیکھتا ہے

گرا کر خود اپنی خرد کی عمارت
بالآخر بچشمِ رواں دیکھتا ہے

وہ بولیں زباں سے نہ آنکھوں سے دیکھیں
زمیں بولتی آسماں دیکھتا ہے

کب اِس خاک میں آ کے ملتا ہے احمدؔ
خود اُس کے قدم کا نشاں دیکھتا ہے

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کی ۲۱ویں مجلسِ شوریٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُلک کے طول و عرض سے سَو سے زائد نمائندگان کی شرکت

گزشتہ سال کی شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق امسال جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کا سالانہ اجتماع (کانفرنس) اور شوریٰ الگ الگ تاریخوں میں منعقد ہوئیں تمام مجالس کو ایک سرکلر کے ذریعہ مقررہ تاریخوں کے اندر اندر شوریٰ کے لئے تجویزیں بھجوانے کی ہدایت کی گئی چنانچہ چالیس مجالس کی طرف سے کُل ساٹھ تجاویز موصول ہوئیں جو جماعت کی تعلیمی۔ تبلیغی۔ اخلاقی۔ مالی اور رُوحانی ترقی سے متعلق تھیں۔ مگر ایجنڈے میں صرف ۱۲ تجاویز شامل ہوسکیں۔ باقی یا تو ایک ہی مضمون ہونے کی وجہ سے بعض دوسری تجاویز میں مدغم کر دی گئیں یا ناقابلِ عمل ہونے کی وجہ سے رد کر دی گئیں۔ بعض اَور تجاویز کی بجائے سلسلہ کے منظور شدہ فیصلوں یا خلیفۃ المسیح کی مختلف موقعوں پر جاری ہونے والی تحریکات کو عملی جامہ پہنانے کی طرف توجہ دلاتی تھیں جنہیں بجائے زیرِ بحث لانے کے مجموعی طور پر تسلیم کر لیا گیا۔

اِسی طرح ایک اَور سرکلر کے ذریعہ ہر جماعت کو اپنی تعداد کی نسبت سے نمائندے بھجوانے کی ہدایت کی گئی جن کے اسماء شوریٰ کے شروع ہونے سے ایک ہفتہ قبل موصول ہو گئے۔ کُل ۱۰۳ نمائندگان کے نام موصول ہوئے جو تمام کے تمام مقررہ تاریخوں پر لیگوس میں جمع ہو گئے۔ منتخب نمائندگان کے علاوہ کانو سے مولوی محمد بشیر صاحب شاد اور مڈولیسٹ سے مولوی سلطان احمد صاحب شاہد اور لیگوس سے احمدیہ ڈسپنسری کے انچارج مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب بھی بطور نمائندگانِ خصوصی شریک ہوئے۔ اِس موقع پر تمام لوکل مبلّغین کو بھی بُلا لیا گیا تھا جو سب کے سب ۱۶ کی تعداد میں شریک ہو کر بطور زائرینِ شوریٰ میں حصّہ لیتے رہے۔

۳۰۔ اگست کو ۲ بجے بعد دوپہر شوریٰ کا پہلا اجلاس خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں تمام نمائندگان کو اھلاً وّ سھلاً کہتے ہوئے یہ ذہن نشین کرایا کہ مجلسِ شوریٰ کی کیا غرض ہے اور اس کا دائرۂ عمل کہاں تک وسیع یا محدود ہے۔ اس کے ساتھ ہی دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے مشورے دینے اور ایسے فیصلوں پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے جو سلسلہ کی ضروریات اور جماعت کی اخلاقی، علمی اور رُوحانی ترقی میں معاون ثابت ہوں۔

اس کے بعد علاقائی صدران نے اپنے اپنے علاقہ میں جماعت کی گزشتہ سال کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹیں پیش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیں جن کی تیاری کے لئے انہیں قبل از وقت ایک سرکلر کے ذریعے آگاہ کر دیا گیا تھا۔ رپورٹوں کے بعد وقفۂ سوالات میں نمائندگان کی طرف سے شوریٰ کے متعلق بعض سوالات ہوئے جن کے خاکسار نے جواب دیئے۔ اسکے بعد ایجنڈا کی تجاویز پر غور کرنے اور ان کے متعلق کسی نتیجہ پر پہنچنے کے بارے میں خاکسار نے جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا طریقِ کار واضح کرتے ہوئے دو "سب کمیٹیاں" مقرر کئے جانے کی تجویز پیش کی۔ چنانچہ اِس تجویز کے مطابق ۱۵، ۱۵ ارکان پر مشتمل دو "سب کمیٹیاں" بنا دی گئیں۔ پہلی سب کمیٹی جس کے صدر الحاجی اے، جی، کوکوا وائس پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ نائیجیریا اور سیکرٹری اے، آر، اُلوے (جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے جنرل سیکرٹری) مقرر کئے گئے تھے، کے سپرد جو تجاویز کی گئیں وہ سیکریٹریٹ اور مساجد کی تعمیر سے متعلق تھیں۔ دوسری سب کمیٹی جس کے صدر الحاجی اے، اے، ابیولا (جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے دوسرے وائس پریذیڈنٹ) اور سیکرٹری برادرم ظفر اللہ الیاس (مشیرِ تعلیم و ایڈیٹر ٹروتھ) مقرر کئے گئے تھے، کے سپرد وہ تجاویز کی گئیں جو مالی، تعلیمی اور دیگر امور سے تعلق رکھتی تھیں یہ دونوں سب کمیٹیاں رات کے ۹ بجے سے لیکر ۱۲ بجے تک ان تجاویز پر غور و خوض کرتی رہیں۔

دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد جماعت کی گزشتہ سال کی آمد و اخراجات کی صورتحال پیش کی گئی۔ نمائندگان کی طرف سے بعض قابلِ وضاحت امور کی وضاحت کی گئی اور آئندہ کے لئے گزشتہ سال کی آمد و اخراجات پیش کرنے کے علاوہ اگلے سال کا تخمینۂ آمد و اخراجات بھی پیش کرنے کی سفارش کی گئی۔

جماعتِ احمدیہ کی مالی ذمہ داریوں کی طرف نمائندگان کو توجہ دلانے کے بعد خاکسار نے ہر دو سب کمیٹیوں کو اپنی اپنی سفارشات پیش کرنے کے لئے کہا۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ نمائندگان نے بڑی دلچسپی کے ساتھ اپنی آراء پیش کیں اور بحث میں حصہ لیا۔ چونکہ دونوں کمیٹیوں کی سفارشات پہلے وقت میں ختم نہ ہو سکیں اِس لئے دوسرے اجلاس کا بہت سا حصہ بھی انہیں پر صرف ہوا۔ اکثر سفارشات متفقہ طور پر تسلیم کر لی گئیں۔

تیسرے اجلاس کی ایک اہم کارروائی اگلے سال کی انتظامیہ کمیٹی کے ممبران کا انتخاب تھا جس کی رپورٹ حضور اقدس کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ عمومی بحث کے پروگرام میں مختلف جماعتوں کے ۱۵ سے زائد نمائندگان نے حصہ لیا جس میں جماعت کی بہبودی اور ترقی کے متعلق بہت سے اہم امور منظرِ عام پر آئے جن سب کو ریکارڈ کر لیا گیا ہے۔ بعد ازاں دعا کے ساتھ مجلسِ شوریٰ کا یہ آخری اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

نمائندگان کے طعام و قیام کا جملہ انتظام مشن ہاؤس اور مسجد میں ہی کیا گیا تھا۔ کھانا تیار کرنے کا کام لجنہ مقامی نے اپنے ذمہ لیا اور نہایت خوش اسلوبی اور بشاشت کے ساتھ قریباً ڈیڑھ صد مہمانوں کے لئے چھ وقتوں کا کھانا اور ناشتہ تیار کرنے کی خدمات حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ اِس کارِ خیر میں حصہ لینے والی تمام بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ۔

خاکسار فضل الٰہی انوری
انچارج احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیمی ـــــ اوّلین ـــــ شہرۂ آفاق
ـــــ حبِّ اٹھرا جسٹرڈ ـــــ
مکمّل کورس بیس روپے

زدجامِ عشق
طاقت کی لاثانی دواء
قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

حبِّ مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

ہمارا اصول
• صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی
• عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ
اور ـــــ
اِسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

نرینہ اولاد گولیاں
انعامِ خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

حبِّ مسان
سوکھے کی مجرّب دواء
تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

معین الصحت
تلی، جگر، خرابیٔ جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے

نورِ فطرت

نسیم سیفی کی دینی اور قومی

نظموں کا مجموعہ

قیمت صرف ایک روپیہ
مع محصول ڈاک

سیفی برادرز۔ ربوہ ضلع جھنگ

"میدانِ عمل"

از

نسیم سیفی

سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

آپ کی تبلیغی کوششوں میں

یہ کتاب

انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی!

قیمت:- پچاس پیسے صرف

سیفی برادرز، ۴۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ، دی مال۔ لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

بواسیر کی حیرت انگیز دوا "پائلز کیور"

استعمال کرنیکے بعد مکرم محترم جناب مسجر نذیر احمد صاحب خادم دارالصدر غربی ربوہ تحریر فرماتے ہیں

"مَیں یہ چند سطور خود بخود لکھنے پر مجبور ہوں کہ دوسرے لوگ جو میری طرح بواسیر میں مبتلا ہوں کرشمۂ قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ مَیں بواسیر خونی سے کئی سال سے مریض تھا بہت سی دوائیاں استعمال کیں مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی سے دوا خریدی اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔ دوائی کیا تھی گویا اِس متعدی بیماری کے لئے "ایٹم بم" تھا۔ مکمل کورس -/۱۰۔

تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت

کیمو ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس۔ جنون۔ دیوانگی۔ بے خوابی اور کمزوریٔ دماغ کا جدید طریقہ سے کامیاب علاج۔

کرشمۂ حکمت

خارش ہر قسم۔ دھدّر۔ بالچر۔ چنبل۔ گنج اور لوط کا کامیاب علاج

پیٹ کے کیڑے

مثلاً کدّو دانے۔ بلب اور دیگر کیڑوں کا شافی علاج۔

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل غربی چک چٹھہ

تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مفید اور مؤثر دوائیں

نورکاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کیلئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر۔ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔

قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ جنرل ڈپو ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

تبلیغی رسالہ

الفرقان ضرور خریدیں!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اِس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔

سالانہ چندہ:- چھ روپے

مینجر الفرقان ربوہ

الفضل ربوہ

روزنامہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔ اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت کا جماعتی فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah